36896- صلاۃ خوف کا طریقہ

سوال

خوف کی حالت میں نماز ادا کرنے کا طریقہ کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

درج ذیل فرمان باری تعالی کی بنا پر
صلاۃ خوف مشروع ہے :

.{اور جب آپ ان میں ہوں اور ان کے
لیے نماز کھڑی کرو تو چاہیے کہ ان میں سے ایک جماعت تمہارے ساتھ اپنے ہتھیار لیے
ہوئے کھڑی ہو، پھر جب یہ سجدہ کر چکیں تو یہ ہٹ کر تمہارے پیچھے آجائیں اور وہ
دوسری جماعت جس نے نماز ادا نہیں کی وہ آجائے اور آپ کے ساتھ نماز ادا کرے اور اپنے
بچاؤ کے لیے ہتھیار اپنے ساتھ لیے رکھے، کافر تو یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح تم اپنے
ہتھیاروں اور اپنے سامان سے غافل ہو جاؤ تو وہ تم پر اچانک دھاوا بول دیں، ہاں اپنے
ہتھیار اتار کر رکھنے میں اس وقت تم پر کوئی گناہ نہیں جب کہ تمہیں تکلیف ہو یا
بارش کی وجہ سے یا بیماری کے باعث، اور اپنے بچاؤ کی چیزیں ساتھ لئے رہو، یقیناً
اللہ تعالی نے منکروں کے لیے ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے }.النساء (102).

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے بھی اپنے صحابہ کرام کو کئی بار مختلف طریقوں سے صلاۃ خوف پڑھائی ہے.

امام احمد رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

صلاۃ خوف کے متعلق چھ یا سات احادیث
ثابت ہیں ان میں سے جس طریقہ پر بھی صلاۃ خوف ادا کر لی جائے جائز ہے.

اور ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں :

"نماز خوف کے اصل میں چھ طریقے ہیں،
اور بعض طریقے دوسرے سے زیادہ بلیغ ہیں، انہوں نے قصہ میں راویوں کے اختلاف کو
دیکھا تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مستقل طریقہ بنا دیا، حالانکہ یہ
راویوں کا اختلاف تھا" انتہی

حافظ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: اور
معتبر بھی یہی ہے.

صلاۃ خوف کا طریقہ شدید خوف اور دشمن
کی جگہ مختلف ہونے کی صورت میں مختلف ہوگا، کہ آیا دشمن قبلہ کی جانب ہے یا نہیں؟

امام کو چاہیے کہ وہ حالت کی مناسبت
اور مصلحت کو مدنظر رکھتے ہوئے جو طریقہ مناسب ہو اسے اختیار کرے، اور مصلحت یہ ہے
کہ نماز کے لیے احتیاط اور دشمن سے بچاؤ اور مکمل حفاظت ہو، حتی کہ دشمن مسلمانوں
پر نماز کی حالت میں اچانک حملہ نہ کردیں.

خطابی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"صلاۃ خوف کی کئی اقسام ہیں نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف ایام میں مختلف طریقوں اور اشکال میں صلاۃ خوف
ادا کی ہے، ان سب طریقوں میں انہوں نے وہ طریقہ اختیار کیا جو نماز کے لیے زیادہ
مناسب اور احوط ہو، اور دشمن سے بچاؤ میں زیادہ بہتر" انتہی

ماخوذ از: شرح مسلم للنووی.

دوم:

صلاۃ خوف کی ابتدائی مشروعیت:

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے
ہیں کہ:

"ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی معیت میں جھینہ قوم کے ساتھ غزوہ میں حصہ لیا تو انہوں نے ہمارے ساتھ بہت شدید
لڑائی لڑی، جب ہم نے ظہر کی نماز ادا کی تو مشرک کہنے لگے:

اگر ہم ان پر یکبارگی حملہ کر دیں تو
ہم ان کی جڑ کاٹ کر رکھ دینگے، چنانچہ جبریل امین علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کو اس کی خبر کر دی، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ :

وہ کہنے لگے : ابھی ان کی نماز کا وقت
ہونے والا ہے یہ نماز انہیں اپنی اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہے، چنانچہ جب نماز عصر
کا وقت ہوا، جابر رضی اللہ تعالی کہتے ہیں : ہم نے دو صفیں بنائیں، اور حالت یہ تھی
کہ مشرک ہماری قبلہ والی جہت میں تھے . . . پھر بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے انہیں صلاۃ خوف پڑھائی "

صحیح مسلم حدیث نمبر (840).

سوم :

ہم ذیل میں کچھ طریقے بیان کرتے ہیں :

پہلا طریقہ :

اگر دشمن قبلہ کی جہت میں نہیں تو
پھر لشکر کا امیر اور قائد لشکر کو دو گروہوں میں تقسیم کرے گا، ایک گروہ اس کے
ساتھ نماز ادا کرے اور دوسرا دشمن کے مقابلہ میں رہے، تا کہ وہ مسلمانوں پر حملہ نہ
کر دیں، چنانچہ پہلے گروہ کو ایک رکعت پڑھائے اور جب دوسری رکعت کے لیے اٹھے تو وہ
خود نماز مکمل کرلیں، یعنی وہ انفرادی نماز کی نیت کرتے ہوئے دوسری رکعت خود مکمل
کرلیں، اور امام کھڑا رہے، پھر جب وہ نماز مکمل کر کے چلے جائیں اور دوسرے گروہ کی
جگہ دشمن کے سامنے چلے جائیں، تو دشمن کے سامنے کھڑا دوسرا گروہ آکر امام کے ساتھ
دوسری رکعت میں مل جائے، اس صورت میں امام دوسری رکعت پہلی رکعت سے لمبی ادا کرے گا
تا کہ دوسرا گروہ اس کے ساتھ آکر مل سکے اور باقی ماندہ رکعت امام کے ساتھ ادا کرے
پھر امام تشہد میں بیٹھ جائے اور دوسرا گروہ سجدہ سے اٹھ کر دوسری رکعت مکمل کرے
اور امام کے ساتھ تشہد میں مل کر اکٹھے سلام پھیر دیں.

یہ صورت اور طریقہ قرآن مجید کی درج
ذیل آیت کے موافق ہے :

.{اور جب آپ ان میں ہوں اور ان کے لیے نماز کھڑی کرو تو چاہیے کہ ان میں سے ایک جماعت تمہارے ساتھ اپنے ہتھیار لیے ہوئے کھڑی ہو، پھر جب یہ سجدہ کر چکیں (یعنی نماز مکمل کرلیں) تو یہ ہٹ کر تمہارے پیچھے آجائیں اور وہ دوسری جماعت (جو دشمن کے سامنے ہے) جس نے نماز ادا نہیں کی وہ آجائے اور آپ کے ساتھ نماز ادا کرے اور اپنے بچاؤ کے لیے ہتھیار اپنے ساتھ لیے رکھے}.النساء (102).

دیکھیں : الشرح الممتع (298/4)
کچھ کمی و بیشی کے ساتھ

امام بخاری اور مسلم نے مالک عن یزید بن رومان عن صالح بن حوات اور وہ ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ جو غزوہ ذات الرقاع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صلاۃ خوف اس طرح پڑھائی :

"ایک گروہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صف بنائی اور ایک گروہ دشمن کے سامنے ڈٹا رہا، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ نماز میں کھڑے گروہ کو ایک رکعت پڑھائی اور پھر کھڑے رہے، اور پیچھے کھڑے صحابہ نے خود ہی نماز مکمل کی اور دشمن کے مقابلہ میں چلے گئے، اور دوسرا گروہ جو دشمن کے سامنے تھا وہ آکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باقی ماندہ نماز میں شامل ہوگیا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہے حتی کہ صحابہ نے خود نماز کی دوسری رکعت مکمل کی اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ سلام پھیرا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (413) صحیح مسلم حدیث نمبر (842).

مالک رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : نماز خوف کے متعلق میں نے سب سے بہتر یہی سنا ہے .

دوسری صورت اور طریقہ :

"اگر دشمن قبلہ کی جہت یعنی قبلہ رخ
ہو تو امام لشکر کی دو صفیں بنائے اور سب کو اکٹھے نماز شروع کرائے گا، اور رکوع بھی سب کرینگے اور رکوع سے سب اکٹھے سر اٹھائینگے، لیکن جب سجدہ کرے تو پہلی صرف امام کے ساتھ پہلی صف سجدہ میں جائے اور دوسری صف پہرہ دینے کے لیے کھڑی رہے، اور جب امام پہلی صف کے ساتھ اٹھ کر کھڑا ہو جائے تو پچھلی صف سجدہ کرے اور جب کھڑے ہوں تو پچھلی صف آگے آجائے اور پہلی صف پیچھے چلی جائے پھر امام ان سب کو دوسری رکعت پڑھائے سب اکٹھے قیام اور رکوع کریں لیکن جب سجدہ میں جائے تو پہلی صف سجدہ کرے جو کہ پہلی رکعت میں پیچھے تھی اور جب تشھد میں بیٹھ جائیں تو پچھلی صف سجدہ میں جائے اور جب سب تشھد میں بیٹھ جائیں تو امام سب کے ساتھ اکٹھی سلام پھیرے.

یہ صورت صرف اس وقت ممکن ہے جب دشمن
قبلہ کی جہت میں ہو"

دیکھیں: الشرح الممتع (300/4).

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے جابر
بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں:

"میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ صلاۃ خوف ادا کی چنانچہ ہم نے دو صفیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بنائیں، اور دشمن ہماری قبلہ والی جہت میں تھا، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر تحریمہ کہی اور ہم سب نے بھی تکبیر تحریمہ کہی، پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور ہم سب نے بھی رکوع کیا، پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھایا تو ہم سب نے بھی رکوع سے سر اٹھالیا، پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ پہلی صف والوں نے سجدہ کیا، لیکن پچھلی صف والے دشمن کے سامنے کھڑے رہے، اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ مکمل کر لیا اور آپ کے ساتھ والی صف کے لوگ کھڑے ہو گئے تو پچھلی صف والے لوگ سجدہ میں چلے گئے اور سجدہ مکمل کر کے کھڑے ہوئے تو پھر پچھلی صف والے آگے اور اگلی صف والے لوگ پچھلی صف میں آ گئے، پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور ہم سب نے بھی رکوع کیا، پھر رکوع سے سر اٹھایا تو ہم سب نے بھی رکوع سے سر اٹھالیا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ والی صف جو پہلی رکعت میں پیچھے تھی نے سجدہ کیا، اور پچھلی صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی، اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ

وسلم اوران کے ساتھ والی صف نے سجدہ مکمل کیا توپچھلی صف نے سجدہ کیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ نے سلام پھیرا توہم سب نے بھی سلام پھیر لیا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (840).

تیسرا طریقہ اور صورت :

اگر شدید قسم کا خوف ہے اور امام کے لیے مسلمانوں کو نماز باجماعت کروانی ممکن نہ ہو، یہ گھمسام کی لڑائی اور دونوں صفوں کا آپس میں شدید لڑائی کی صورت میں ہوگا.

چنانچہ اس حالت میں ہر مسلمان لڑائی کے دوران پیدل یا سواری پر قبلہ رخ ہوکر یا بغیر قبلہ رخ ہوئے ہی انفرادی حالت میں ہی نماز ادا کرے گا، اور رکوع و سجود کے وقت جھکے گا لیکن سجدہ رکوع سے کچھ زیادہ نیچے ہو.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اگر تم خوف کا شکار ہو تو پیدل یا سوار ہوکر}.البقرۃ (239).

سعدی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"رجالا" پیدل، "اور کبانا" گھوڑوں اور اونٹوں اور باقی ہر قسم کی سواری پر، اس حالت میں قبلہ رخ ہونا لازم نہیں، چنانچہ خوف کی بنا پر معذور شخص کی یہ نماز ہوگی" انتہی

دیکھیں : تفسیر السعدی (107).

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو کھڑے اور سوار ہوکر نماز ادا کریں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (943).

حافظ رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کی شرح
میں لکھتے ہیں :

"اور اگر وہ اس سے زیادہ ہوں"

یعنی اگر دشمن زیادہ ہو، معنی یہ ہے
کہ جب شدید قسم کا خوف ہو اور دشمن کی تعداد زیادہ ہو اور اس بنا پر منقسم ہونے کا
خدشہ ہو تو اس وقت جس طرح ممکن ہو سکے نماز کی جائے، اور جن ارکان کی ادائیگی کی
قدرت نہ ہو تو اس کا اہتمام کرنا اور خیال رکھنا ترک کر دیا جائیگا، چنانچہ قیام سے
رکوع، اور رکوع و سجود سے اشارہ کی طرف منتقل ہو جائینگے، جمہور علماء کرام کا یہی
کہنا ہے " انتہی

اور طبرانی رحمہ اللہ تعالی نے ابن
عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ :

(جب وہ لڑائی میں مشغول ہوں اور ایک
دوسرے سے گھتم گتھا ہو جائیں، تو ذکر اور سر کے اشارہ سے نماز ادا ہوگی).

اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے
نافع رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے نماز
خوف کا طریقہ ذکر کیا اور پھر کہنے لگے :

"اگر خوف اس سے بھی زیادہ شدید ہو
تو وہ پیدل کھڑے ہو کر نماز ادا کرینگے یا پھر سواری پر ہی قبلہ رخ ہو کر، یا قبلہ
رخ ہوئے بغیر ہی"

نافع رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : میرے
خیال میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے ہی بیان کیا ہے.

صحیح بخاری حدیث نمبر (4535).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں :

" حاصل یہ ہوا کہ ان کے اس قول : "
اگر خوف اس سے بھی شدید ہو" میں اختلاف ہے، آیا یہ مرفوع ہے یا ابن عمر رضی اللہ
تعالی عنہما پر موقوف ہے ؟ لیکن راجح یہ ہے کہ یہ مرفوع ہے " انتہی

موطا کی شرح المنتقی میں ہے کہ :

" (اگر خوف اس سے بھی زیادہ شدید ہو
" یعنی اتنا شدید خوف ہو کہ کسی ایک جگہ پر کھڑا ہونا ممکن نہ ہو، اور نہ ہی صف
بنائی جاسکتی ہو، تو اس صورت میں پیدل اپنے پاؤں پر ہی نماز ادا کرینگے، کیونکہ خوف
کی دو قسمیں ہیں :

ایک قسم میں استقرار اور صف بنانی
ممکن ہے، لیکن نماز میں مشغول ہونے کی بنا پر خدشہ ہے کہ دشمن حملہ نہ کردے . . .

لیکن خوف کی دوسری قسم میں نہ تو
استقرار ممکن ہے اور نہ ہی صف بنانی ممکن ہے، مثلا دشمن سے بھاگنے والا شخص تو اس
شخص سے مطلوب ہے کہ اس کے لیے جس طرح بھی ممکن ہو نماز ادا کرلے، چاہے پیدل یا
سواری پر اللہ تعالی کا فرمان ہے :

**.{اگر تمہیں خوف ہو تو پھر پیدل یا
سوار ہو کر}.** انتہی مختصرا

چہارم :

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی "
الشرح الممتع " میں لکھتے ہیں :

" اور لیکن اگر کوئی قائل یہ کہے کہ :
اگر فرض کرلیا جائے کہ نماز خوف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنی صورتیں
ثابت ہیں دور حاضر میں ان کی تطبیق ممکن نہیں؛ کیونکہ جنگی وسائل اور اسلحہ بہت
مختلف ہے ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ :

اگر ایسے وقت میں نماز ادا کرنے کی ضرورت پیش آجائے جس میں دشمن سے خطرہ ہو اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق نماز ادا نہ کر سکیں تو وہ اس طریقہ کے مطابق نماز ادا کرینگے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقوں میں سب سے زیادہ قریب ہو، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{تم میں جتنی استطاعت ہے اس کے مطابق اللہ تعالی کا تقوی اور ڈر اختیار کرو}.التغابن (16).

دیکھیں : الشرح الممتع (300/4).

واللہ اعلم .